



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

- 1- جانور زنده بنام بڑے پیر صاحب کے نامزد کر کے رکھنا، گیارہوں تاریخ کو نہلا کے ذبح کرنا اور کھانا پکا کے زمین لیپ بوت کے تھال بھر کے رکھنا اور بڑی تعظیم سے سلمت کھڑے ہو کے اس کھانے پر فاتحہ پڑھنا اور اس وقت پیر صاحب کو وبا حاضر و ناظر فریاد رس جان کے مراد میں مانحتا درست ہے یا نہیں؟
- 2- وقتِ مصیبت کے بڑے پیر صاحب کو پکارنا کہ یا بڑے پیر میری مراد بر لیتے اور وقت پکارنے کے پیر صاحب کو سنتے والا جانتا درست ہے یا نہیں؟
- 3- قبروں پر عرس کرنا اور بڑا غبغبہت جلانا، روشنی ہر طرح کی کرنا اور قوان خونی کرنا اور اگل کھانا اور قواریل قور کو سنتے والا جانتا درست ہے یا نہیں؟
- 4- مٹھیا کا چاول واسطے خرچ متعلق مسجد کے دکال جانتا تھا، اس کو جو آدمی منع کر کے اس چاول سے نیاز گیا رہوں کرنے کو کہا، وہ آدمی کیسا ہے؟

## اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

وَلِعِلْكُمُ الْإِسْلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ!  
الْأَحْمَدُ شَدَّدَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، أَمَّا بَعْدُ!

جانور زنده بنام بڑے پیر صاحب کے نامزد کر کے رکھ کر گیارہوں تاریخ کو نہلا کے ذبح کر کے اور کھانا پکا کے زمین لیپ بوت کے تھال بھر کے رکھ کر بڑی تعظیم سے کھڑے ہو کے اس کھانے پر فاتحہ پڑھنا اور اس وقت پیر صاحب کو سنتے والا جانتا درست ہے یا نہیں؟ کو وبا حاضر و ناظر فریاد رس جان کے مراد میں مانحتا اور قبروں پر عرس کرنا، چران بہت جلانا، روشنی ہر طرح کی کرنا اور کھانا مٹھائی چڑھانا اور اگل قواریل قور کو سنتے والا جانتا، یہ سب امور نادرست ہیں۔ کسی آیت یا مستند حدیث سے یا عمل صاحبہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے ثابت نہیں۔ اس لیے یہ بدعت و ضلالت ہیں۔ جو شخص ان امور کو جائز بتاتے، محسن جانل اور قرآن و حدیث سے بے خبر ہے۔ اس قسم کے امور نہ تجوہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے ہیں نہ کسی کو ان کی تعظیم فرمائی ہے۔

جو شخص کہے کہ یہ امور درست ہیں، اس کو بخوبی جانتا چاہیے۔ وہ محسن پیٹ کے واسطے بندگان خدا کو بہانتا ہے اور یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ:

وَذَكْرُنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَغَافِرَ الْأَثْيَمِ ۖ ۚ ... سُورَةُ الْأَنْجَابِ

سے یقین بری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دی۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی یقین بری ہوا ہے نہ ہوگا۔ جس قدر احکام خداوندی کر بندوں کے حق میں منیتھے، وہ سب اللہ پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تارک دین کو پورا کر پکھا اور جب دین پورا ہو پکھا، تب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ پاس بلایا۔ اب جو کوئی احکام مذکورہ کے سوائے کوئی دوسرا حکم جاری کرے، وہ حکم ہرگز پابندی کے قابل نہیں ہے۔ اور کسی مسلمان کو اس حکم کا مانتا جائز نہیں ہے۔ مسلمان کو اس حکم کے مانتے سے پچاہیتی، ورنہ قیامت میں ضرور پکڑھوگی اور اللہ تعالیٰ پہچھے گا (بہم تو تباہ اور پورا کر پہنچتے اور:

الْعَمَلُ أَكْثَرُ الْحُكْمِ وَعَلَيْكُمْ ... ۖ ... سُورَةُ الْأَنْجَابِ

نازل کر کے اس کی اطلاع بھی دے دی تھی، پھر تم نے دین کو ناقص کیوں سمجھا اور ہماری بات کو باور کیوں نہ کیا، مج کیوں نہ سمجھا؟ اس وقت اس کا کچھ جواب بن نہ آئے گا۔ گیارہوں کی نیاز کرنے کا بھی کوئی ثبوت قرآن مجید یا حدیث شریف سے نہیں ہے، اور مسجد کا بنوایا مسجد کی مرمت کرنا، اس کا بہت ثواب ہے، پس جو شخص اس مال کو جو مسجد کے لیے نکالا گیا ہے، گیارہوں کی نیاز میں خرچ کرنے کو کہے، محسن نادان اور بے خبر اور مناع خیر ہے۔

حَمَاءَ مَعْنَى سَيِّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

## فتاویٰ علمائے حدیث